روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۷ | منگل - ۲۹ شعبان - ۱۴۱۵ھ - ۳۱ صلح ۱۳۷۴ ہش - ۳۱ جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسنِ خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شئے پر اپنے دین کو مقدم رکھو زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔ میں اتنی دیر سے برادری سے الگ ہوں۔ میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ خدا کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہوں کے مؤاخذہ کے متعلق یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا سنت اللہ میں یہ داخل ہے یا نہیں؟ وہ ہمیشہ سے مواخذہ کرتا آیا ہے۔ گناہ خواہ از قسم صغائر ہوں یا کبائر اس کا مؤاخذہ ضرور ہوتا ہے۔ اور انسان خود اپنی فطرت میں غور کرے کہ کیا وہ اپنے ماتحتوں اور متعلقین سے کوئی مؤاخذہ کرتا ہے یا نہیں۔ جب ان سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور وہ کوئی خطا کرتے ہیں۔ یہ فطرتی نقش اس بات پر ایک حجت اور گواہ ہے اور یہ بات کہ شرک کو نہیں بخشتا۔ اگر ایک ایک گناہ پر یہ سوال ہو تو پھر بہت بڑی وسعت دے کر اس سوال کو یوں کہنا پڑے گا کہ وہ ہر قسم کے گناہ کیوں معاف نہیں کر دیتا۔ سزا دیتا ہی کیوں ہے؟

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۳)

اپنے پیاروں کو بھی مالی قربانی کی تلقین کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مالی قربانی کے بہت سے فوائد ہیں اور ان پر آپ جتنا بھی غور کریں آپ کو اور باریک در باریک پہلو ان میں دکھائی دیتے چلے جائیں گے۔ سچی مالی قربانی کرنے والا اپنے پیاروں سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں اور یہ بات اس کے اخلاق کی کسوٹی بن جاتی ہے۔ اگر ایک ماں کو اپنے بچوں سے صحیح پیار ہے تو وہ اس بات میں خوشی محسوس نہیں کرے گی کہ بچے اپنا پیسہ اپنے پاس ہی رکھیں اور دن میں خرچ نہ کریں۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتی کہ میں جو خرچ کر رہی ہوں بس یہ ہی کافی ہے بچوں پر کیا بوجھ ڈالنا ہے۔ بالکل اس کے برعکس وہ بچوں سے بھی چاہتی ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں جس سے اس کے اپنے اخلاص کا ثبوت ملتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس دل میں خدا کی سچی محبت اور قربانی کی سچی روح ہے۔ یہ اس لئے قربانی نہیں کر رہی کہ اس کو اطاعت کی ایک رسماً عادت پڑی ہوئی ہے بلکہ اس کی اہمیت کو جانتی ہے اور اس حد تک جانتی ہے کہ اپنے سب پیاروں کو اس سعادت میں شریک کرنا چاہتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو کوئی نعمت مل جائے اور اپنے پیاروں کو کہیں کہ تم ذرا دور بیٹھے رہو۔ اس مصیبت میں مجھے ہی اکیلے کو رہنے دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کوؤں کو بھی خدا نے یہ فطری سخاوت بخشی ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا ملے تو کائیں کائیں کر کے وہ دور دور سے اپنے بھائی بندوں کو بلا لیتے ہیں۔ انسان کو بھی ان باتوں سے سبق سیکھنا چاہئے اور سبق کے علاوہ اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے ان باتوں کو بطور کسوٹی استعمال کرنا چاہئے۔ پس میں نے دیکھا ہے بعض ایسے ماں باپ ہیں جن کے بچے جب عملی زندگی میں حصہ لیتے ہیں، کچھ کمانے لگتے ہیں، تاجر ہوتے ہیں، نوکر بنتے ہیں تو وہ ان سے اس رنگ میں صرفِ نظر کرتے ہیں کہ نہیں دیتا تو کوئی بات نہیں۔ تازہ تازہ کمائی کرنے لگا ہے اور ابھی اس کے دن ہی کیا ہیں؟ ہم نے کافی قربانیاں کی ہیں۔ اس کو کچھ دیر ایسی حالت میں رہنے دیں اور بعض ماں باپ اس طرح ان پر رحم کرتے ہیں کہ ہم نے جو ساری عمر نعمتیں حاصل کیں، خدا کا پیار پایا، خدا تعالیٰ سے غیر معمولی برکتیں حاصل کیں تو اس اولاد بیچاری کو کیوں محروم کریں۔ چنانچہ وہ تاکید کرتے ہیں کہ دیکھو خدا تمہیں اب نوکر بنا رہا ہے۔ تجارت کے مواقع عطا فرما رہا ہے۔ جو کچھ بھی تمہیں ملتا ہے سب سے پہلے خدا کے حضور پیش کرو اور ان

باقی صفحہ ۷ پر

تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے آتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لندن میں بتاریخ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۹۴ء بروز منگل قبل از نماز ظہر درج ذیل جنازے پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ملک بدر محی الدین صاحب۔ بوجہ عارضہ قلب ۵۸ سال کی عمر میں بروز ہفتہ انتقال کر گئے۔

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹیلر ماسٹر آف گوجرانوالہ پاکستان

۲۔ ملک جمال احمد صاحب پسر ملک رشید احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ

جمال صاحب ۲۱ سال کے نوجوان تھے۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نائب مہتمم خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ ۲۳ دسمبر ۹۴ء بروز جمعہ گھوڑے پر سے گرنے سے سر پر شدید چوٹ آئی۔ وہی جان لیوا ثابت ہوئی۔ بروز ہفتہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ چند سال قبل ان کے والد بھی مسقط میں پہاڑی پر سے گرنے سے سر پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے۔

۳۔ مکرم مسعود احمد صاحب فیصل آباد میں ۳ دسمبر کو وفات پا گئے۔

۴۔ لیفٹیننٹ کمانڈر رفیق احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۵ء بروز بدھ مندرجہ ذیل جنازے پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

محترم بشیر محمود صاحب آف کرائیڈن بوجہ عارضہ قلب مورخہ ۹۵-۱-۲ کو رحلت فرما گئے۔ متوفی لمبے عرصہ سے تبشیر آفس لندن میں خدمت سرانجام دے رہے تھے

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرمہ اقبال النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس وقف جدید و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۱- صلح ۱۳۷۴ ھش ۳۱- جنوری ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں :-

"جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسا ہی دور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمروغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک ان کی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔

تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔

بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔ توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں۔ دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا۔ کوئی ذرا سا کام کر کے خیال کر لینا کہ بس اب جو ہم نے کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے۔ یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا۔ وہ مغز چاہتا ہے۔

تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے۔ ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے۔

شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے۔ یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتا ہے اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے۔ اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔"

آپ کے آنے سے اپنی عزت افزائی ہوئی
رونقِ دل میں مسرت کی پذیرائی ہوئی
ہم نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں دعا کے واسطے
اور تاثیرِ دعا کی ہے گھٹا چھائی ہوئی

ابو الاقبال

○

کبھی جستجو کی یہ انتہاء کہ بھٹک گیا مرا مدعا
کبھی جذبِ دل نے جو دی صدا تو نہ ملنے والا بھی مل گیا

مَیں تجھے قریب سمجھ تو لوں تجھے دل کہوں تجھے جاں کہوں
مگر اپنی ذات کو کیا کروں رگِ جاں سے ہے بڑا فاصلہ

جو نکل پڑے تھے تلاش میں وہ قدم قدم پہ الجھ گئے
رہے بے نیازِ سفر جو ہم تو ہر ایک راستہ جاگ اُٹھا

نہ فریبِ شام کا ملگجا نہ یقینِ صبح کی روشنی
کسی زاویئے سے کوئی کرن تو ثبوت دے نا حیات کا

مری منزلوں کو رہِ سلوک کا واسطہ تو نہ دیجئے
مرا اعتماد جھٹک نہ دے مرا شوق پائے ثبات کا

جنہیں راہ روک کے بیٹھنے کو کہا گیا وہی سو گئے
درِ یار پر جو رسا ہوئے انہیں کھینچ کر کوئی لے گیا

نہ چمن کے پھول نہ کہکشاں نہ دراز راہ کا پاسباں
مَیں نسیم دیکھ رہا ہوں اب مرے ساتھ کون ہے دوسرا

کمندِ شوق

ٹارگٹ وعدہ جات

تحریک جدید

○ یہ امر موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشنہائے بیرون میں غیر معمولی توسیع و ترقی ہو رہی ہے اس کے ساتھ سال بہ سال اخراجات کا بڑھنا بھی لازمی امر ہے۔ اس عالمگیر کار خیر کے لئے جس قدر مالی قربانی پاکستانی جماعتوں کے لئے ازبس ضروری ہوتی ہے۔ وہ بحصہ رسدی تقسیم کر دی جاتی ہے اور اس کی اطلاع بصورت ٹارگٹ ہر جماعت کو بھجوادی جاتی ہے۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت ۱۵ فیصد اضافہ مطلوب ہے۔

اندریں صورت اگر کوئی جماعت اپنا ٹارگٹ پورا نہیں کر پاتی تو مجموعی ضرورت متاثر ہوگی۔ جو کسی مخلص کو گوارا نہ ہوگی۔ اس لئے عہدیداران جماعت اپنا اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمایا کریں۔ اس سلسلہ میں۔

۱- ہر فرد جماعت کو شامل کریں (بشمول مستورات و بچگان)

۲- ہر وعدہ کو کم از کم معیار پر لانے کی کوشش کی جائے۔ یہ کم از کم معیار سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے برابر ہے۔

۳- معاونین خصوصی کی تعداد کو بڑھانے پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے۔

۴- احباب جماعت کو فوت شدہ بزرگوں کی طرف سے وعدے پیش کرنے کی تلقین بھی کی جائے۔

۵- مجموعی طور پر گذشتہ سال سے کم از کم ۱۵ فیصد اضافہ عمل میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پھر ہمیں ایسے لوگوں کی راہ پر چلا جو زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرتے ہیں۔ لیل و نہار کے ادلنے بدلنے کو دیکھتے ہیں۔ کشتیوں کا سمندروں میں چلنا دیکھتے ہیں۔ آسمان سے پانی کے نزول کا نظارہ کرتے ہیں۔ زمین پر جانوروں کے وجود کو چلتے پھرتے اور نرم گھاس کھاتے یا ویسے رزق کی تلاش میں اڑتے یا دوڑتے پھرتے یا سمندر میں تیرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر زمین و آسمان کے درمیان مسخر بادلوں پر غور کرتے ہیں اور ان سب باتوں پر غور کے نتیجے میں وہ ہر چیز کو تیری طرف اشارہ کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ اور ہر چیز سے یہ پیغام لیتے ہیں کہ ان کا ایک خالق ہے۔ ان کا ایک مالک ہے اور وہی راہ ہے جس کی طرف ہر چیز انگلی اٹھا رہی ہے۔ پس ان سب نظاروں سے اپنے قُرب کی راہیں دیکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔

ہمیں (اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت کرنے والا) بنا دے۔ ہماری ہر دوسری محبت پر تیری محبت غالب آ جائے۔ نہ ماں کی ایسی محبت رہے نہ باپ کی ایسی محبت رہے نہ اولاد کی ایسی محبت رہے نہ بیوی کی نہ عزیزوں اور رشتے داروں کی نہ کسی حسین انسان کی' نہ کسی حسین نظارے کی نہ کسی دنیا کی نعمت کی نہ کسی علمی فضیلت کی۔ ہر دوسری محبت سے تیری محبت بڑھ جائے۔

اے خدا ہمیں حلال طیب رزق عطا فرما اور ان لوگوں کے رستوں پر چلا جو غیر حلال رزق حاصل کر سکتے ہیں لیکن نہیں کیا اور تجھ سے دعا مانگتے ہوئے حلال رزق کی وسعت کی دعا مانگی اور حلال رزق پر ہی قانع رہے اور ان لوگوں کے رستے پر چلا جنہوں نے شیطان کی پیروی سے انکار کر دیا اور پھر ان لوگوں کے رستے پر چلا جنہوں نے جب تجھے آواز دی کہ اے خدا تو کہاں ہے تو تُو نے ہر آواز کے مقابل پر یہ جواب دیا

(۔) اے میرے پکارنے والے بندے میں تیرے قریب ہوں۔ میں تیرے قریب ہوں۔

(————) اے خدا! ہمیں ان ۰۰وں کی راہ پر چلا جنہوں نے اپنی زندگی کا زاد راہ تقویٰ بنا لیا اور خواہ ان کے پاس کچھ اور نہیں تھا انہوں نے ہمیشہ اس یقین کے ساتھ تیری راہ میں قدم آگے بڑھائے کہ سب سے زیادہ جس زاد راہ کی ضرورت پیش آ سکتی تھی وہ تقویٰ ہے۔ چنانچہ تقویٰ سے انہوں نے دامن بھر لیا اور خالی ہاتھ تیری راہ میں سفر اختیار نہیں کیا۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا کہ جب وہ تیری راہ میں لوگوں کو جانیں دیتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ان کو مردہ نہیں کہتے بلکہ وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ زندہ جاوید ہو گئے۔ اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جنہیں تیری خاطر دکھ دیئے جاتے ہیں' ان کے اموال چھینے جاتے ہیں۔ ان کی جانیں تلف کی جاتی ہیں۔ خوف اور بھوک ان پر مسلط کی جاتی ہے لیکن وہ تیری راہوں کے مسافر صبر کے ساتھ (یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف ہم جانے والے ہیں) کہتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ تو ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے انہیں ہی سچے اور ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جنہوں نے زخم پر زخم کھائے لیکن اس کے باوجود تیری اور تیرے رسول کی ہر آواز پر لبیک کہا۔ زخموں سے چُور ہونے کے باوجود جب ان کے کانوں میں تیری یا تیرے رسول کی آواز پڑی تو لبیک کہتے ہوئے وہ اس کی طرف لپکے اور ان میں سے وہ خوش نصیب جنہوں نے اپنے اعمال کو کئی طرح سے زینت دی اور تیرا تقویٰ اختیار کیا اور تیری بارگاہ میں عظیم اجر کے لائق ٹھہرے۔

یہ واقعات ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ یہ کوئی افسانے اور قصے نہیں ہیں۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے رستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا تو یہ سارے واقعات ایک فلم کی طرح ہمارے ذہن میں گھومنے چاہئیں اور وہ شخص جو قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس کے ذہن میں گھومتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر دفعہ جب ہم (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) کہتے ہیں تو سارے واقعات اچانک گھوم جاتے ہیں لیکن مختلف کیفیات میں' مختلف حالتوں میں کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ ضرور ہے جو ان حالتوں سے تعلق رکھتا ہے اور ان پر چسپاں ہوتا ہے اس وقت کی دعا کے وقت وہ واقعہ نظر کے سامنے ابھرنا چاہئے اور ہر چیز کے پیچھے ایک تاریخ ہے۔ پس جب یہ فرمایا گیا کہ وہ لوگ زخمی ہونے کے باوجود تیری آواز پر لبیک کہتے ہیں تو ایک ایسا ہی واقعہ جنگ احد کے وقت گزرا ہے۔ وہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ میں شاید کوئی مثال دکھائی نہ دے۔ آنحضرت ﷺ کے ایک عاشق صحابی (حضرت سعد بن ربیعؓ) جب ایک عرصے تک آپ کو دکھائی نہیں دیئے اور آپ ان کے دل کی کیفیت سے باخبر تھے تو آپ نے کسی سے کہا کہ تلاش کرو اور دیکھو کہ وہ کہاں ہے۔ اس نے آوازیں دیں۔ اس نے تلاش کیا لیکن کوئی جواب نہیں پایا۔ آخر جب اس نے یہ آواز دی کہ خدا کا رسولؐ تجھے بلا رہا ہے تو زخمیوں اور لاشوں کے ڈھیر کے نیچے سے ایک کراہتی ہوئی آواز اٹھی۔ میں حاضر ہوں۔ میں یہاں ہوں۔ وہ جو پہلے اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا کہ جواب دے سکتا۔ جب اس کے کان میں یہ آواز پڑی کہ محمد رسول اللہ ﷺ تجھے تلاش کر رہے ہیں اور ان کے کہنے پر میں آیا ہوں تو خدا جانے کہاں سے اس نے وہ طاقت اکٹھی کر لی اور لبیک لبیک کی آواز اٹھی۔ تب اس نے یہ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آخری سانس آنحضرت ﷺ کے قدموں میں لوں۔ مجھے وہاں تک پہنچا دو۔ پس اس حالت میں اس نے جان دی کہ اس کا سر محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدس قدموں میں پڑا ہوا تھا۔

پس قرآن کریم جن راہوں کو انعام پانے والوں کی راہیں قرار دیتا ہے۔ یہ کوئی افسانوی راہیں نہیں ہیں۔ یہ تاریخی حقیقتوں سے تعلق رکھنے والی راہیں ہیں۔ ان راہوں پر خدا کے پاک بندے چلے ہیں اور ان کے ذکر سے قرآن کریم منور ہے۔ پس جب ہم یہ دعا مانگتے ہیں تو ذہن میں ایسے وجودوں اور ایسی قربانی کرنے والوں کے تصورات بھی زندہ ہونے چاہئیں۔ یہ قربانی کرنے والوں کے تصورات ہیں جو ہماری دعاؤں کو زندہ کریں گے ان سے خالی دعائیں خالی رہیں گی۔ ذکر کے ساتھ ذکر میں جان پڑتی ہے۔ پس (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر) کی دعا کے ساتھ ان تمام پاک بندوں کا ذکر ہمارے ذہن میں گردش کرنا چاہئے۔ ہمارے قلوب میں اس ذکر کے ساتھ ایک تازگی پیدا ہونی چاہئے۔ ایک جان پڑنی چاہئے۔ ہلچل برپا ہو جانی چاہئے اور ان تصورات کے ساتھ اپنی دعاؤں کو باندھ کر ہم خدا کے حضور پیش کریں گے تو یہ دعائیں قبولیت کا مقام حاصل کریں گی اور بعض ایسی کیفیات ان میں شامل ہو جائیں گی جن کو خدا کبھی رد نہیں کر سکتا۔ اس کی رحمت سے بعید ہے کہ ان کیفیات والی دعاؤں کو وہ رد فرما دے۔

یہ مضمون تو بہت وسیع ہے اور اگرچہ میں نے چند آیات پر بناء کرتے ہوئے اس مضمون کو (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر) کی دعا سے باندھ کر نمونتہ" آپ کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن ابھی چند صفحے ہی گزرے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وقت بہت آگے گزر چکا ہے۔ اس لئے (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اب آئندہ خطبے میں بعض ایسی دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا جو ان راہوں پر چلنے والوں نے مانگیں اور مشکل کے وقت میں مانگیں یا خاص کیفیات کے ساتھ مانگیں اور وہ چونکہ جمعتہ الوداع ہو گا اس لئے اس وقت ان دعاؤں کا اس جمعہ کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہو گا تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ میں بھی یہی مضمون جاری رہے گا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں انعام پانے والے لوگوں کی راہ پر چلا تو خدا سے کیا مانگتے ہیں اور یہ مانگتے ہوئے ہمیں کس کیفیت سے مانگنا چاہئے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے کمزوروں کو بھی اور ہمارے طاقت وروں کو بھی' ہم میں سے ہر ایک شخص کو اس مقام سے آگے بڑھا دے جس مقام پر وہ اس رمضان سے پہلے تھا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۷۲ تا ۱۷۶)

بقیہ صفحہ ۴

کولمبیا میں ایک ہزار افراد مارے گئے۔ ان کے علاوہ بہت سے چھوٹے چھوٹے زلزلے بھی آئے جن میں بیسیوں پچاسوں بلکہ سینکڑوں افراد کی ہلاکت ہوئی۔

کہا جاتا ہے کہ جاپان میں کوبے میں زلزلہ آنے کی وجہ سے تباہی نسبتاً" کم ہوئی ہے اگر یہی زلزلہ ٹوکیو میں آ جاتا تو تباہی بہت زیادہ ہوتی۔ اور اگر اس زلزلے کا وقت ذرا مختلف ہوتا تو وہاں کی جو ۲۳۰ میل فی گھنٹہ چلنے والی ریل ہے اور جس کی پٹڑی آٹھ جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اس کے تباہ ہونے سے بہت زیادہ تباہی آتی۔ کوشش تو بہت کی گئی ہے کہ اس بات کا پتہ چل سکے کہ کب اور کہاں زلزلہ آئے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ زمین کے اندر جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان کی وجہ سے بعض اوقات ایسی جگہوں پر بھی زلزلے آ جاتے ہیں جو عام طور پر زمینی علم رکھنے والوں کے خیال میں محفوظ جگہیں ہیں۔ کوبے بھی ان میں سے ایک ہے۔ اندازہ تو صرف ان باتوں کا لگایا جا سکتا ہے جو اسی طرح قائم رہیں۔ لیکن جب باتیں بدلنے لگتی ہیں تو سب اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ اب جاپان والے کہتے ہیں کہ ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ پتہ چلایا جا سکے کہ کہاں اور کب زلزلہ آئے گا۔ یہ باتیں یقینی ثابت نہیں ہو سکتیں۔ موجودہ تباہی کے پیش نظر جاپان نے دیگر ممالک سے امداد وصول کرنے کی حامی بھر لی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

کوبے (جاپان) میں زلزلہ نے تباہی مچادی ہے- چار ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے ہیں- اس سے کئی گنا زیادہ زخمی ہوئے ہیں اور جتنے زخمی ہوئے ہیں ان سے کئی گنا زیادہ بے خانماں- یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس قسم کا زلزلہ گزشتہ پچاس سال میں جاپان میں نہیں آیا- اور کہ جو گزشتہ ایام میں زلزلے آئے تھے اور جن کے نتیجہ میں عمارتوں کے متعلق کچھ تبدیلیاں کی گئی تھیں ان تبدیلیوں کے ساتھ جو عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں- اور جن کے متعلق خیال یہ تھا کہ زلزلہ ان پر اثر نہیں کرے گا- وہ بھی زمین بوس ہو گئیں-

چھوٹے چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں- دروازوں کی کنڈیاں اور باہر گلی میں بجلی کے تار ہلتے نظر آتے ہیں اور ہلکا سا جھٹکا بھی لگتا ہے- لیکن جب بڑے بڑے زلزلے آتے ہیں- تباہی مچادیتے ہیں-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۹۰۵ء سے پہلے فرمایا تھا کہ اب زلزلے آئیں گے- چنانچہ ۱۹۰۵ء میں کانگڑہ ہندوستان میں زلزلہ آیا جس کے نتیجہ میں انیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے- بتایا گیا تھا کہ اس زلزلے کی قوت رکٹر سکیل پر ۸ء۶ تھی ۸ء۶ بہت بڑی قوت ہے- عام طور پر جن زلزلوں کو بڑے زلزلے کہا جاتا ہے وہ بھی ۵ء۶ یا ۵ء۷ ہوتے ہیں- کوبے کا زلزلہ بھی ۵ء۷ کی طاقت کا تھا- اس کے بعد سسلی میں ایک زلزلہ آیا- یہ زلزلہ ۱۹۰۸ء میں آیا تھا اس کے نتیجہ میں ۸۲ ہزار افراد مارے گئے- اس سے سات سال بعد اٹلی میں زلزلہ آیا اس میں ۳۰ ہزار افراد مارے گئے- اور پھر پانچ سال بعد چین میں ایک زلزلہ آیا جس میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے اور تین ہی سال بعد جاپان میں زلزلہ آیا جس میں ایک لاکھ چالیس ہزار افراد مارے گئے- بارہ سال کے بعد یعنی ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ میں زلزلہ آیا اور تیس ہزار افراد مارے گئے-

اس وقت میں اسلامیہ کالج لاہور کا طالب علم تھا- بیت احمدیہ دہلی دروازہ لاہور کے سامنے کھڑا تھا کہ حضرت میاں غلام محمد صاحب اختر جو ریلوے میں ملازم تھے تشریف لائے اور دروازے کی دو سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر بیت کے اندر جھانکا اور انگریزی میں کہا

Quetta razed to the Ground

یعنی کوئٹہ سارے کا سارا زمین بوس ہو گیا ہے- اگلے ہی روز وہاں سے زخمی اور بے خانماں لوگ آ گئے اور لاہور کے سرکلر باغ میں ان کے کیمپ لگادیئے گئے- میں دو تین دن کے بعد جب قادیان گیا تو دیکھا کہ راستے میں اکثر ایسے لوگ کیمپوں میں پڑے تھے- جو کوئٹہ سے برباد ہو کر آئے تھے-

اس کے چار سال بعد اٹلی میں ایک زلزلہ آیا جس میں کہا جاتا ہے کہ پچیس ہزار افراد مارے گئے اور اسی سال ترکی میں بھی ایک زلزلہ آیا جس میں پچیس سے تیس ہزار تک افراد مارے گئے- پانچ سال بعد ارجنٹینا میں زلزلے سے پانچ ہزار افراد مارے گئے- اور اس سے دو سال بعد پیرو میں زلزلے سے پندرہ سو افراد مارے گئے اور پھر دو سال بعد جاپان میں ایک زلزلہ آیا جس میں پانچ ہزار تین سو افراد مارے گئے اور اسی سال ترکمانستان میں زلزلہ آیا جس میں تین ہزار افراد مارے گئے- اس سے اگلے سال ایکواڈار میں زلزلہ آیا جہاں چھ ہزار افراد مارے گئے اور اس سے اگلے سال آسام میں زلزلہ میں آیا جس سے ڈیڑھ ہزار افراد مارے گئے اور اس سے اگلے سال ال سلوڈار میں زلزلہ آیا جس میں چار ہزار افراد مارے گئے- تین سال بعد یعنی ۱۹۵۴ء میں الجیریا میں زلزلے سے ۱۲۵۰ آدمی مارے گئے اور پھر تین سال بعد ایران میں زلزلہ آیا جہاں ۱۵۰۰ آدمی مارے گئے- اور اسی سال ایران میں زلزلے سے دو ہزار آدمی مارے گئے- اور تین سال بعد مراکو میں بارہ ہزار آدمی مارے گئے اور اسی سال ایران میں ۳۵۰۰ اور چلی میں پانچ ہزار سے دس ہزار تک افراد مارے گئے- دو سال بعد ایران میں زلزلہ آیا جس میں بارہ ہزار آدمی مارے گئے- اس سے اگلے سال یوگوسلاویہ میں زلزلہ آیا جس میں ایک ہزار آدمی مارا گیا- اور پانچ سال بعد پھر ایران میں زلزلہ آیا جس میں بارہ ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے- دو سال بعد ترکی میں زلزلہ آیا جس میں گیارہ سو سے زائد افراد مارے گئے اور اسی سال پیرو میں ۷۰ ہزار افراد زلزلے سے مارے گئے اور دو سال بعد پھر ایران میں زلزلہ آیا جس میں ۵۴۰۰ افراد مارے گئے- اور اسی سال نیکارا گواء میں پانچ ہزار افراد زلزلے سے مارے گئے اور دو سال بعد پاکستان کا سب سے سخت زلزلہ آیا جس میں پانچ ہزار دو سو افراد مارے گئے اور تقریباً سولہ ہزار افراد زخمی ہوئے- اگلے سال ترکی میں زلزلہ آیا جس میں ۲۳۵۰ مارے گئے- اس سے اگلے سال گوائٹے مالا میں زلزلہ ایا جس میں ۲۳۰۰۰- افراد مارے گئے- اور اسی سال چین میں پھر زلزلہ آیا جس میں دو لاکھ بیالیس ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے- اور اسی سال فلپائن میں زلزلہ آیا جس میں آٹھ ہزار افراد مارے گئے- پھر اسی سال ترکی میں زلزلہ آیا- پانچ ہزار دو سو نوے افراد مارے گئے- اور اس سے اگلے سال رومانیہ میں ۱۵۷۰- افراد زلزلے سے مارے گئے- اور اس سے اگلے سال ایران میں پچیس ہزار افراد زلزلے کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے- دو سال بعد یعنی ۱۹۸۰ء میں الجیریا میں ایک زلزلے سے ۴۵۰۰- افراد مارے گئے اور اسی سال نیپلز میں تین ہزار افراد مارے گئے- ۱۹۸۱ء میں ایران میں ۱۰۲۷- افراد مارے گئے ۱۹۸۲ء میں شمالی یمن میں ۲۸۰۰- افراد مارے گئے- ۱۹۸۳ء میں ترکی میں تیرہ سو افراد مارے گئے- ۱۹۸۵ء میں میکسیکو سٹی میں بارہ ہزار افراد مارے گئے- اس زلزلے کی طاقت بھی آٹھ ریکٹر سکیل سے زیادہ تھی- ۱۹۸۶ء میں ال سلوڈار میں ۱۵۰۰- افراد مارے گئے ۱۹۸۷ء میں ایکواڈار میں ایک ہزار افراد ۱۹۸۸ء میں نیپال میں ایک ہزار افراد ۱۹۸۸ء میں ہی چین میں ایک ہزار افراد اور سوویٹ یونین میں پچیس ہزار افراد- اور ۱۹۹۰ء میں ایران میں پچاس ہزار افراد مارے گئے اور کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ افراد زخمی ہوئے- ۱۹۹۰ء ہی میں فلپائن میں دو ہزار افراد مارے گئے- ۱۹۹۱ء میں پاکستان اور افغانستان میں بارہ سو مارے گئے- ان میں سے دو سو پاکستان میں اور ایک ہزار افغانستان میں -۱۹۹۱ء میں ہندوستان میں ۱۶۰۰- افراد مارے گئے ۱۹۹۲ء میں انڈونیشیا میں ۲۲۰۰- افراد مارے گئے اور ۱۹۹۳ء میں ہندوستان کے جنوب میں اور جنوب مغربی علاقے مہاراشٹرا آندھیرا پردیش اور کرناٹکا میں بائیس ہزار افراد مارے گئے- ۱۹۹۴ء میں

باقی صفحہ ۳ پر

فرنٹیئر پوسٹ کو بھیجے گئے ایک خط کا ترجمہ

اقوام متحدہ کے چارٹر میں تبدیلی؟

اختر نواز خان کے خط مورخہ ۱۷- جنوری ۱۹۹۵ء کے سلسلے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کے چارٹر پر نظر ثانی کی ضرورت ہے- کوئی بھی دستاویز جو انسانوں نے تیار کی ہو کبھی مکمل نہیں ہو سکتی- اور تقریباً مکمل کہلانے والی دستاویز پر بھی وقت گذرنے کے ساتھ 'ان تبدیلیوں کی وجہ سے جو دنیا میں واقع ہونی ضروری ہیں' نظر ثانی کی ضرورت ہوتی ہے- لیکن یہ کہنے کے لئے میں معافی کا خواستگار ہوں کہ اختر نواز خان نے جن باتوں میں تبدیلی کی ضرورت کا ذکر کیا ہے مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے-

دنیا میں کہیں بھی زمین اور اس کی پیداوار برابر برابر تقسیم نہیں کی جا سکتی- اگر کوئی انقلابی قدم اٹھایا بھی جائے- اور اسے کسی ملک میں نافذ بھی کر دیا جائے- تو آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی حالات پھر تبدیل ہو جائیں گے- کچھ لوگ اپنی زمین کھو بیٹھے ہوں گے اور کچھ نے وہ حاصل کر لی ہو گی- انسانوں کی قابلیتیں اور ان کے کام کرنے کی استعدادیں مختلف ہوتی ہیں- اور یہی فرق مختلف لوگوں کے مختلف درجوں پر ہونے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

میں بہت شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ جو تبدیلی اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر میں لائی جانی چاہئے وہ یہ ہے کہ اگر اقوام متحدہ واقعی قوموں کے اتحاد کا نام ہے تو چاہئے کہ دنیا کی تمام قومیں متحد ہو جائیں- اور دنیا کو بہتر بنانے میں ہر قوم کو اس کا حصہ ملے- چاہئے کہ جو قومیں بھی اقوام متحدہ کی ممبر ہوں ان سب کے حقوق ایک دوسرے کے برابر ہوں- صرف چند ایک ممالک جن میں سیکورٹی کونسل کے چند مستقل اور چند ایک غیر مستقل ممبر شامل ہوتے ہیں انہیں تمام دنیا کے ممالک کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے کا حق دینا ایک ناانصافی ہے- اور اس ناانصافی کا مداوا ہونا چاہئے-

سیکورٹی کونسل کے فیصلوں میں چھوٹے ممالک کا کوئی حصہ نہیں ہوتا- چاہے ان فیصلوں سے ان کو نقصان پہنچے یا فائدہ- یہ سب ان ممبروں کے خیالات پر منحصر ہوتا ہے جو سیکورٹی کونسل کے ممبر ہوتے ہیں- جہاں تک تمام ملکوں کے حقوق کا تعلق ہے تو ان کی حفاظت اس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کہ فیصلہ کرنے معاملات میں تمام ممالک کو حصہ لینے کا حق نہیں دیا جاتا- البتہ اگر ایسا کر دیا جائے تو ہر ملک یہ محسوس کرے گا کہ ان تمام فیصلوں میں اس کا اپنا بھی حصہ شامل ہے- اور اس کے نتیجہ میں چاہے وہ فائدہ میں رہے یا نقصان اٹھائے- وہ کم از کم ان فیصلوں سے غیر مطمئن نہیں ہو گا-

یہ وہ تبدیلی ہے جو میرے نزدیک اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر میں لائی جانی ضروری ہے-

شکریہ کے ساتھ
آپ کا مخلص
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ooo ooo ooo ooo ooo مقبول احمد ذبیح

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب

نہایت افسوس کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم کی وفات حسرت آیات کا تذکرہ رقم کر رہا ہوں میری مراد محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب نائب ناظر مال آمد کا ذکر خیر ہے۔

انہوں نے مورخہ ۹۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو بوقت ۹ بجے رات اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اس جہان فانی میں محترم چوہدری صاحب نے ۷۹ بہاریں گزاریں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ ۷۔ جنوری ۱۹۹۵ء کے دن خاکسار محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ کی طبیعت کی بشاشت کو دیکھ کر دل کو اطمینان ہوا۔ خدا کا شکر بجالاتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اب بفضل اللہ تعالیٰ میری صحت روبترقی ہے۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بڑی توجہ سے میرا علاج کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں جزا دے

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سلسلہ کے پرانے کارکن تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد خدمت بجالاتے رہے۔ خاکسار کو بھی ان کی شاگردی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

پاکستان وجود میں آنے کے بعد آپ نے لیہ کے علاقہ میں بطور استاد کسی سرکاری سکول میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس دوران محترم صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ ان کے روابط بذریعہ خط و کتابت جاری تھے۔

۱۹۵۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کے لاہور سے ربوہ منتقل ہونے پر اساتذہ کی کمی شدت سے محسوس کی جانے لگی۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ بخشے) کی تحریک پر مکرم چوہدری صاحب سرکاری ملازمت کو خیرباد کہہ کر ربوہ تشریف لے آئے اور قریباً ۲۲ سال کے لمبے عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور پروفیسر تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور ایم اے فارسی ہونے کی وجہ سے سالہا سال تک صدر شعبہ فارسی بھی متعین رہے۔

تعلیم الاسلام کالج سے فراغت کے بعد ۱۸ سال تک بطور نائب ناظر مال آمد زندگی کے آخری لمحہ تک گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں بطور قاضی اور مجلس کارپرداز کے ممبر کی حیثیت سے بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔

آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت سادہ منکسر مزاج خاموش طبع۔ محنتی اور لگن سے اپنے فرائض ادا کرنے والے دینی اقدار کو اپنانے کے ساتھ ساتھ آئمہ جماعت سے دلی محبت کرنے والے نہایت دعاگو اور صابر و شاکر انسان تھے۔ نیز کارکنوں سے حسن سلوک کرنے والے بہترین ساتھی تھے۔

باوجود کمزور صحت کے آپ بروقت اور باقاعدگی کے ساتھ دفتر تشریف لایا کرتے تھے۔

خوش قسمتی سے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت محترم چوہدری صاحب کو جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۴ء کے موقعہ پر یاد فرمایا۔ بعض مجبوریوں اور صحت کی خرابی کے باعث انہوں نے برطانیہ جانے سے معذرت کر دی اور لکھ کر دے دیا کہ میں بوجوہ لمبا سفر کرنے کے قابل نہیں ہوں۔

جب خاکسار کو اس بات کا علم ہوا تو میں نے اور مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب نے مکرم چوہدری صاحب کو پر زور ترغیب دلائی کہ آپ بالضرور حضرت امام جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ برطانیہ میں حاضری دیں۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ یہ انتہائی درجہ کی خوش نصیبی ہے کہ امام جماعت نے خود آپ کو یاد فرمایا ہے آپ یہ موقعہ اور شرف ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

ہمارے ترغیب دلانے پر مکرم چوہدری صاحب نے اس بابرکت سفر کے لئے اپنی کمر ہمت کس لی اور تیاری شروع کر دی۔ چنانچہ ماہ جولائی ۱۹۹۴ء کے اواخر میں خدا کے فضل سے آپ کو لندن پہنچ کر حضرت امام رابع سے ملاقات کی سعادت ملی اور جلسہ کی برکات سے حصہ پانے کی توفیق ملی اور یوں عمر کے آخری حصہ میں ان کو قریباً پندرہ دن حضرت امام جماعت کی مصاحبت میں رہنے اور دعائیں لینے کی برکت ملی۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مکرم چوہدری صاحب کی وفات سے ہم سب کارکنان نظارت مال آمد کو بے حد افسوس اور دلی صدمہ ہوا ہے۔ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے محترم چوہدری کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔

آپ نے خدمت دین کی بے شمار یادیں چھوڑنے کے علاوہ اپنی اہلیہ صاحبہ ایک بیٹی اور تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ ناصر اور کفیل ہو اور محترم چوہدری صاحب کی تمام دعائیں ان کے حق میں قبول فرمائے۔

بعد از عصر بیت المبارک میں ۱۰۔ جنوری ۱۹۹۵ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل وقف نو نے دعا کرائی۔

احباب سے مخلص کارکن کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ - لندن ——— بشکریہ جنگ لندن

شہری درندے

انسان کے تصور میں جونہی یہ لفظ "درندے" آتا ہے اس کی توجہ شیروں، چیتوں، بھیڑیوں کی طرف یا ایسے ہی جانوروں کی طرف مبذول ہوتی ہے اور ان کا خیال کر کے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جسم پر کپکپی سی طاری ہو جاتی ہے، خوف و ہراس کی لہر دوڑ جاتی ہے کہ کس طرح یہ جانور انسانوں کو یا جانداروں کو چیر پھاڑ کر اپنی خوراک بناتے ہیں۔ بعض اوقات کئی ایک درندے مل کر بڑے شکار پر ہلہ بول کر بے بس کر دیتے ہیں جس کے بعد شکار بے یار و مددگار بچنے کی کوئی صورت نہ پا کر بازی ہار جاتے ہیں اور عام انسان کی سمجھ سے یہ چیز باہر ہے کہ اس وقت شکار پر کیا بیتتی ہو گی؟ ہندوستان، پاکستان یا ایسے دوسرے ممالک میں ایسے واقعات کم ہوتے ہوں گے اور ایسے واقعات کو کم ہی فلمایا جاتا ہے تاہم یورپی ممالک میں لوگ اس طرف بھی کافی دلچسپی لیتے ہیں اور اکثر و بیشتر ٹی وی پر تصاویر دکھائی جاتی ہیں جن کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

درندوں کا شکار عام طور جنگلی جانور ہوتے ہیں تاہم نہ ہونے کے برابر کوئی موقعہ ایسا بھی آتا ہے جب ان درندوں کے ہاتھ کوئی انسانی وجود آجائے اور اگر آجائے تو اس سے بھی یہ وہی سلوک کرتے ہیں جو عام جانوروں کے ساتھ یہ کرتے ہیں۔ یہ تو بات تھی ان درندوں کی جو جنگل میں رہتے ہیں مگر دراصل تو ان درندوں کی بات کرنی ہے جو جنگل میں نہیں، بیابانوں میں نہیں بلکہ شہروں میں رہتے ہیں، وہ درندے اکثر و بیشتر جنگلی درندوں سے بڑھ کر اپنے شکار سے بدسلوکی کی انتہا کر دیتے ہیں۔ جنگل میں انسان جائے تو درندوں کی شناخت بآسانی کر لیتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ وہ درندے جو شہروں میں بستے ہیں انہوں نے ایسا روپ دھار رکھا ہوتا ہے کہ انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی کہ ان کو پہچان سکے۔ انسانوں جیسی شکلیں اور انسانی لباس، جسم انسان کا اور دل درندے کا ہوتا ہے۔

خطرناک بات یہ ہے کہ شہروں میں بسنے والے درندوں کا پتہ نہیں چلتا کہ انسان ان کو پہچان سکے۔ یہ درندے ہر جگہ چلتے پھرتے اپنے شکار کی گھات میں رہتے ہیں اور موقع پاتے ہی شکار کو غائب کرتے وقت پتہ نہیں لگنے دیتے۔ یہ درندے جانوروں کا نہیں صرف انسانوں کا شکار کرتے ہیں۔ ہندوستان و پاکستان اور تیسری دنیا کے بعض ایسے ممالک ہیں جہاں غربت ہے، افلاس ہے، کھانے کو روٹی پہننے کو کپڑا اور رہنے کو مکان نہیں ملتا اکثر و بیشتر لوگوں کو تہذیب و تمدن اور تعلیم کی سہولت نہیں ہوتی۔ ایسے ممالک میں انسانوں میں درندے بستے ہیں تو شاید یہ بات ممکنات میں سمجھی جائے تاہم یورپین ممالک میں جہاں دولت کی فراوانی ہے جہاں حکومتیں رہنے کو مکان، پہننے کو کپڑا اور کھانے کو روٹی دیتی ہیں اور جہاں پینے پلانے، کھلے بندوں پیار اور محبت کرنے کی پابندی نہیں بلکہ اس کے علاوہ پس پردہ بھی ہر قسم کی عیاشی جا بجا ہے۔ وہاں بھی انسانوں میں درندے بستے ہیں جن کو حکومت کی تیز نظر بھی دیکھ نہیں پاتی۔

پچھلے ہی دنوں آپ نے لندن کا واقعہ چھاپا تھا جہاں ایک مسلمان لڑکی کو ایسے ہی درندے اٹھا کر لے گئے وہ لڑکی جس نے ابھی جوانی میں قدم نہ رکھا تھا جس کا بچپن معصومیت سے بھرپور تھا، جو اپنے والدین کے جان و دل کی ٹھنڈک تھی، وہ درندوں کے ہتھے چڑھ گئی۔ وہ درندے کون تھے؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ وہ لڑکی کو کہاں لے گئے؟ اس کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا؟ اس کی جان انہوں نے کیسے لی؟ خبر اتنی ملی کہ کہیں سے کپڑوں میں لپٹی اس کی لاش ملی۔ اس کا کیا قصور تھا کہ اس کے ساتھ درندگی کا سلوک کیا گیا؟ اس کے والدین کا کیا قصور تھا جس پر قیامت گزر گئی؟

سوال یہ ہے کہ ایسے درندے کہاں جنم لیتے ہیں؟ کہاں رہتے ہیں؟ ان کو کیسے ختم کیا جائے؟ یہ درندے معصوم انسانیت کے دشمن ہیں۔ کیا ان درندوں پر قابو پانا انسانوں کے بس کی بات نہیں.......؟؟؟

(جنگ لندن ۹ جنوری ۱۹۹۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

برما کی خاتون لیڈر کی نظر بندی

نوبل انعام یافتہ برما کی نظر بند خاتون لیڈر مادام آنگ سان سوکئی ۱۹۹۱ء سے نظر بند ہیں۔ ماضی قریب میں برما کے فوجی حکمرانوں سے انکی دو ملاقاتیں ہونے کے بعد یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ اب ان کو رہا کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ مادام سوکئی کو برما میں جمہوریت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ برما کے فوجی حکمرانوں کے خلاف کئی بار عوامی تحریکیں چل چکی ہیں مگر کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکیں۔ پھر فوجی حکومت نے انتخابات بھی کرائے اور ان میں مادام سوکئی کی پارٹی نے انتخابات جیت لئے مگر حکومت ان کے حوالے کرنے کی بجائے ان کو حوالہ زنداں کر دیا گیا۔ برما کی اس باہمت خاتون لیڈر کے ساتھ فوجی رہنماؤں نے ملاقاتیں کیں تو افواہ پھیلانے والوں نے یہ باتیں شروع کر دیں کہ مادام سوکئی فوجی حکمرانوں کے ساتھ کوئی خفیہ سمجھوتہ کر کے آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن مادام سوکئی نے بتایا ہے کہ وہ کسی خفیہ سمجھوتے کی قیمت پر آزادی حاصل نہیں کریں گی۔

برما کی اس عوامی لیڈر خاتون کے ساتھ فوجی رہنماؤں کے روابط یہ بتاتے ہیں کہ کوئی بات ضرور ہے جسے وہ مادام سوکئی سے منوانا چاہتے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ فوجی حکمرانوں نے اسے پیشکش کی تھی کہ وہ بیرون ملک چلی جائیں اور اقتدار چھوڑ دیں تو ان کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ مگر مادام سوکئی نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔

اب فوجی حکمران ملک کا نیا آئین مرتب کر رہے ہیں۔ اس آئین کی تکمیل اور اس کے نفاذ کے بعد مادام سوکئی کی آزادی عمل میں آ سکتی ہے۔ فوجی حکمرانوں کی یہ بات قابل فہم نہیں ہے اس سے قبل بھی وہ ایسے ہی بہانوں سے کئی سال گزار چکے ہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ آئین میں بعض ایسی شقیں رکھی جائیں گی جس کے نتیجے میں خاتون سیاستدان کو ملکی سیاست میں حصہ لینے سے روکا جا سکے گا یہ بیل کس طرح منڈھے چڑھے گی ابھی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکا۔

☆ ○ ☆

بھارت ایڈز کے خلاف اپنی جنگ ہار رہا ہے

برما سے ملحق ہونے کی وجہ سے ہندوستان کی ریاست منی پور میں ہیروئن استعمال کرنے والوں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ اور عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ ان لوگوں میں ایڈز کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہو گی لیکن ۱۹۸۶ء میں ایک سروے کے تحت یہ دیکھا گیا کہ یہاں معاملہ بالکل برعکس تھا۔ اور ۱۹۸۶ء میں ایک بھی کیس وہاں نہ پایا گیا۔ اس کے صرف تین سال بعد جب دوبارہ اس قسم کا ایک اور سروے کیا گیا تو صرف ایک شہر مورے میں جو کہ برما کی سرحد کے بالکل قریب تھا۔ چند ایک لوگوں کو اس بیماری میں مبتلا پایا گیا۔ لیکن جب مزید چھ ماہ کے بعد دوبارہ جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ اس ریاست کے ہیروئن کے استعمال کرنے والوں میں سے نصف ایڈز میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اور آج ان لوگوں کی ۷۰ فی صد تعداد ایڈز کی مریض ہے۔ اور دنیا بھر کے مقابلہ میں اس بیماری کا پھیلاؤ اس علاقہ میں سب سے زیادہ پایا گیا ہے۔

منی پور کی آبادی صرف ۲۰ لاکھ ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت اس میں سے ستر ہزار لوگ اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ چونکہ ایڈز کا جرثومہ جسم میں عرصہ تک خاموش چھپا رہتا ہے اور چھ سے بارہ سال کے بعد ایڈز مکمل بیماری کے طور پر ظاہر ہوتی ہے اس لئے لوگ پہلی سٹیج پر اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور چونکہ یہ وبائی مرض ابھی لوگوں کے لئے نئی ہے اس لئے اس کے خلاف جنگ مشکل ہے۔

ہندوستان میں وبائی مرض کا یہ تصور ہے کہ مردے گلیوں میں بکھرے پڑے ہوں۔ اور مرض لگنے سے کے ساتھ ہی موت واقع ہو جائے۔ اس لئے اتنا آہستہ اثر کرنے والی مرض کو کوئی وبائی مرض سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ آہستہ آہستہ سلگنے والی آگ چند ہی سال میں ایک بھانبڑ بن جائے گی۔

اگرچہ ۱۹۸۶ء تک ہندوستان میں اس مرض کا کوئی مریض رپوٹ نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن ۱۹۹۳ء میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق ہندوستان میں ۱۶ لاکھ افراد اس سے متاثر ہو چکے تھے۔ جبکہ جلد ہی اس تعداد کو ۲۵ لاکھ تک بڑھا دیا گیا۔ اور یہ تعداد تمام امریکہ میں پائے جانے والے مریضوں کے تعداد سے دگنا ہے۔ اور جس تیزی کے ساتھ ہندوستان میں یہ مرض پھیل رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ سن ۲۰۰۰ء تک یہ تعداد ۱۶ کروڑ ہو جائے گی۔ اس وقت ہندوستان کی آبادی ۱۰۰ کروڑ ہو چکی ہے اور اس طرح یہ تعداد تمام آبادی کا ۱۶ فی صد ہو گی۔

ایک ہندوستانی ماہر نے کہا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں یہ بیماری ہندوستانی معاشرے کی تباہی کا موجب بن جائے گی۔ اور یہ انتہائی شرمناک ہو گی۔ بمبئی کے فضاء اس دھوئیں سے بھر جائے گی جو شمشان بھومیوں سے اٹھے گا۔

دریں اثناء اس سنگین صورت حال سے نمٹنے کے لئے جو عملہ رکھا گیا ہے وہ محدود ہے۔ اس کے پاس فنڈز کی کمی ہے۔ اور ان کے کام کی کوئی قدر بھی نہیں کی جاتی۔

ہندوستان کے نیشنل ایڈز کنٹرول آرگنائزیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پردیپ دیش گپتا کا کہنا ہے کہ اس وقت ہم صرف مرکزی حکومت کے لیول پر لوگوں کو ایڈز کے خلاف ایک عام پیغام دے رہے ہیں حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پیغام کو گاؤں کی سطح تک پہنچایا جائے۔ اور چونکہ آبادی کا صرف نصف حصہ ہی خواندہ ہے۔ اور پندرہ لوگوں میں سے صرف ایک کی ریڈیو تک پہنچ ہے۔ اور ۲۰۰ میں سے ایک نے کبھی ٹیلیوژن دیکھا ہے۔ اس لئے ایڈز کے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے پتلی تماشے' سٹریٹ تھیٹرز' گاؤں کی سطح پر لیکچرز اور اسی طرح کے دیگر ذرائع سے پہنچا جانا چاہئے۔ لیکن اس کے لئے وقت درکا ہو گا۔ حالانکہ رقم کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ ورلڈ بینک اور ورلڈ ہیلتھ والے فنڈز دینے کو تیار ہیں لیکن وقت اور تنظیم کی از حد کمی ہے۔ تمام ہندوستانی ریاستوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنی سکیمیں بھیجیں تاکہ ان کو رقوم مہیا کی جائیں۔ لیکن صرف چھ ریاستوں نے اس سلسلے میں کسی قسم کی سرگرمی دکھائی۔ مہاراشٹر کی ریاست جہاں بمبئی واقع ہے وہاں ساٹھ ہزار سے لے کر اب ایک لاکھ تک جنسی کاروبار کرنے والی طوائفیں قیام پذیر ہیں۔ ان میں سے ۵۵ فی صد اس بیماری سے متاثر ہو چکی ہیں۔ اس علاقے کے لئے بھی جو فنڈز ملے وہ لوکل وزارت خزانہ سے آگے نہ پہنچائے جا سکے۔

ملائیشیا کو چین سے کوئی خطرہ نہیں

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد کا کہنا ہے کہ اب وہ چین کو کسی بھی طرح سے اپنا دشمن یا اپنی سلامتی کے لئے خطرہ نہیں سمجھتے بلکہ اب ہمارے لئے چین کا وجود بہترین اقتصادی مواقع کے حصول کے لئے قابل غور ہے اور اہم ہے۔ انہوں نے چین کے معمر لیڈر ڈنگ سیاؤپنگ کی صحت کی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس سے کوئی تشویش نہیں ہے۔ چین اب اپنا راستہ متعین کر چکا ہے۔ اب اس کی پالیسیوں کو طویل عمری کے نتیجے میں قدرتی امور سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔

ملائیشیا کے وزیر اعظم نے یہ باتیں ملائیشیا چائنا فورم کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ چین کے نوے سالہ لیڈر کی بے ہوشی کی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے شنگھائی اکنامک زون کے ڈائریکٹر مسٹر وانگ داؤہان نے کہا ڈنگ سیاؤپنگ کی سوشلزم کی عملی تھیوری کی راہ متعین ہو چکی ہے۔ ۱۹۹۲ء کے بعد چین میں جو اقتصادی اصلاحات ڈنگ سیاؤپنگ نے متعارف کروائی ہیں ان کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ "آج چین کا ہر شخص ڈنگ سیاؤپنگ کی صحت یابی کے لئے دعاگو ہے"

مسٹر وانگ نے کہا کہ ڈنگ سیاؤپنگ ٹھیک ہیں لیکن ان کی طویل عمران کی گرتی ہوئی صحت کا سبب ہے۔

وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا کہ اب دنیا کو چین کے خطرے کے مزعومہ نظریے پر دوبارہ غور کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظریہ نہ صرف غلط ہے بلکہ اس بات کو کہنا بری بات بھی ہے اور خطرناک بھی ہے۔ ملائیشیا چین کو فوجی یا سیاسی کسی طریق پر بھی خطرہ نہیں سمجھتا بلکہ چین کو ایک دوست سمجھتا ہے اور علاقے کے امن و استحکام کے لئے اپنا ساتھی سمجھتا ہے۔

یاد رہے کہ ماضی میں انڈونیشیا' ملائیشیا اور سنگاپور میں چین کو ایک بڑا دشمن سمجھا جاتا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب ماؤزے تنگ کی قیادت میں چین کیمونزم کے عروج پر تھا۔ اور امریکہ سے اس کی سخت دشمنی مشہور تھی وقت کے ساتھ ساتھ کیمونزم کا ہوّا ختم ہوا۔ چین کی انتہا پسندانہ کیمونسٹ اقتصادی نظام کی پالیسیاں ختم ہوئیں اور اب چین میں کہنے کو تو سوشلزم نافذ ہے لیکن اقتصادی طور پر وہ ایک ترقی پذیر مغربی اقتصادی نظام کا علم بردار ہے۔ شہریوں کو اقتصادی میدان میں بہت سی آزادیاں حاصل ہیں۔ کیمونزم معیشت کی سختیاں ختم ہو چکی ہیں۔

لیکن جس چیز کی کمی یورپ اور مغرب کو کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ چین میں جمہوریت رائج نہیں ہوئی اور حکومت بدستور کیمونسٹ پارٹی کی ہے۔ مغربی ممالک یہ چاہتے ہیں کہ کیمونزم کی آخری نشانی کیمونسٹ پارٹی بھی ختم کر دیا جائے تاکہ مستقبل میں کیمونزم کا کوئی بھی خطرہ باقی نہ رہے۔ لیکن یہ بات اتنی آسان نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لئے چین کی حکمران کلاس کو شکست دینی پڑے گی۔ ابھی چین میں کیمونسٹ نظام کی سیاسی سختیاں باقی ہیں۔ اگرچہ حکومت نے اقتصادی آزادیاں دیکر اس گھٹن کو بہت کم کر دیا ہے۔

دنیا بھر میں اب سیاست کی بجائے معیشت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ ہوتا جا رہا ہے۔ حقیقی طور پر مضبوط ملک اسے سمجھا جاتا ہے جو معاشی طور پر مضبوط ہو۔ دنیا بھر کا معیار زندگی بلند ہو رہا ہے۔ پابندیاں ختم ہو رہی ہیں۔ نئی نئی سرمایہ کاری کا غلغلہ ہر طرف دکھائی دیتا ہے۔ چین جو ایک ارب سے زائد آبادی کا وسیع و عریض ملک ہی نہیں پورا براعظم ہے وہ ترقی یافتہ صنعتی ممالک کے لئے ایک بہت پر کشش منڈی ہے۔ ملائشیا' سنگا پور' تائیوان' ہانگ کانگ وغیرہ ممالک اقتصادی میدان میں گذشتہ ایک دہائی میں تیزی سے آگے آئے ہیں۔ ان میں سے تائیوان کی دال چین ہیں گلنی تو ممکن نہیں لیکن باقی ممالک اسے اپنی منڈی بنانا چاہتے ہیں۔ اور فوجی اور سیاسی محاذ آرائی کی باتیں ختم کی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف چین بھی اب سیاسی محاذ آرائی کے دور سے باہر آچکا ہے اب وہ کھلم کھلا مغرب کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ عراق کے مسئلے پر اس کی خاموشی نے بتا دیا تھا کہ اب چھوٹے ملکوں کو امریکہ سمیت بڑی طاقتوں کے ظلم پر روس یا چین کی طرف امید بھری نظروں سے نہیں دیکھنا چاہئے اور اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں دوسری طرف شمالی کوریا پر امریکی دباؤ کے مرحلے میں بھی چین نے امریکہ کی کوئی گرمجوش مخالفت یا شمالی کوریا کی ٹھوس حمایت کا اشارہ نہیں دیا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اب چین بھی دشمنوں میں کمی چاہتا ہے۔ اور دوستوں کی تعداد میں اضافہ چاہتا ہے۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۱

دونوں قسم کے تجربے مجھے ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔ بعض بچے تو ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کے سکھانے پڑھانے پر اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ کر اور یقین کے بعد اپنی تنخواہ ملتے ہی یا اپنے منافع ہوتے ہی وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں کہ اسے جس طرح بھی چاہیں خدا کی راہ میں استعمال کریں کیونکہ ہمیں خدا نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا پہلا کمایا ہوا رزق ہے تو اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس قسم کے ماں باپ ہیں اور کس قسم کی وہ اگلی نسلیں تیار کر رہے ہیں۔ بعض بچے ہیں جو جب وہ کمانے لگتے ہیں تو نظر سے غائب ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ اگر پہلے جماعت میں وہ آتے جاتے بھی ہوں اور معروف بھی ہوں تو رفتہ رفتہ سرکنے لگے جاتے ہیں گویا ان کی دولت ان کے لئے لعنت بن جاتی ہے۔ اور بعض بچے سعید فطرت ہوتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۸- ستمبر ۱۹۹۰ء)

DAWN SECTION 2

Vol. VII No. 29 Lahore, Sha'aban 27, 1415 Sunday, January 29, 1995

HRCP 1994 report released

Judiciary flayed for upholding Hudood, anti-Ahmedi laws

Bureau Report

ISLAMABAD, Jan 28: The judiciary, besides the parliament and the Press, has come in for sharp criticism in the *State of Human Rights in 1994* report of the Human Rights Commission of Pakistan. The reports said none of the institutions succeeded in performing as a "sufficiently sensitive conscience of society."

the opposition to see that the Parliament acquits itself of its responsibilities, she said while characterising the opposition as "very self-centred and very selfish."

She criticised the manner in which the government had handled the Malakand crisis. The government should realise that it could either appease the clergy or deal with the menace of sectarianism successfully. It could not have it both ways, she added.

Replying to a question, Ms Jehangir was of the view that the government should take the people into confidence about the manner in which some of the religious institutions were training their students into terrorists and even show them on TV.

Responding to a question about

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے پتہ میں پتھری ہے جس کا یکم فروری بروز بدھ آپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ ان کے سر میں بھی بہت درد رہتی ہے۔ تمام احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک عبد الرحیم صاحب قادیانی (وفات یافتہ) کی بیوہ حمیدہ ملک صاحبہ کو دل کا تیسرا اٹیک ہوا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد المجید صاحب وڑائچ ایڈووکیٹ کی اہلیہ امتہ المجید صاحبہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ کالجوں میں نئے داخل ہونے والے طلباء کے لئے (اور جو پہلے ہی وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے بھی) دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت کامیابیاں عطا کرے۔

(ادارہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب حصاری ثم سندھی مورخہ ۹۵-۱-۱۶ بعمر ۸۲ سال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ موصی تھے۔ جنازہ بیت البشیر کے باہر بعد مغرب مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب نے پڑھایا۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

آپ مکرم عبد السمیع حسنی صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کے بہنوئی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

وقفِ جدید کا نیا سال مبارک ہو

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۶- جنوری ۹۵ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال ۱۹۹۵ء کے افتتاح کا اعلان فرما دیا ہے اور اس موقع پر تمام پاکستانی جماعت ہائے احمدیہ نے یہ نہایت پر مسرت نوید۔ نئے سال کی خوشخبری بھی سنی کہ اختتام پذیر ہونے والے سال ۱۹۹۴ء میں وقف جدید کے مالی جہاد کی عالمی دوڑ میں جماعت احمدیہ پاکستان نے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت اور مستقبل کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خاص طور پر حضرت صاحب نے وقف جدید کے جس عالمگیر کردار اور جن اہداف کی نشان دہی فرمائی ہے خدا کرے کہ وقف جدید کے پاکستانی مجاہدین نئے سال کے دوران بھی اپنے مقام اور اعزاز کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صاحب کی توقعات پر پورا اتریں اور خدا تعالیٰ کے ان گنت فضلوں کے وارث بنیں۔ اے خدا تو ایسا کر۔

(قائد وقف جدید- مجلس انصار اللہ پاکستان)

○ وہ تمام احمدی طلباء وطالبات جن کو امسال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا ہے۔ وہ راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان از یکم جولائی ۱۹۹۵ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء

○ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۹۵-۶-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں ۹۵-۷-۱ تا ۹۸-۶-۳۰ کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۹۵-۴-۱۵ کی **میعاد** مقرر کی جاتی ہے۔ اس **میعاد** کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے۔ جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین وانسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

بقیہ صفحہ ۱

۲- مکرم محمد شفیع صاحب آف ڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ۔ یہ مکرم سبحان دین صاحب آف ومبلڈن کے ماموں تھے۔

۳- مکرمہ والدہ مشتاق احمد ظہیر۔ محترمہ موصیہ تھیں اور ربوہ میں تدفین ہوئی۔

۴- مکرمہ والدہ غلام نثار احمد خان صاحب حیدر آباد انڈیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- جنوری-1995ء
سردی کم ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے بھائی عباس شریف اور پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف کے بیٹے حمزہ شہباز نے بھی جلوس کے ہمراہ گرفتاریاں پیش کر دیں۔ گرفتاریاں پیش کرنے سے پہلے مسلم لیگ ہاؤس میں احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے بعد اپوزیشن لیڈر کے بھائی اور بھتیجے نے ایف آئی اے ہیڈ کوارٹر تک جلوس نکالا۔ جلوس کے شرکاء نے تمام راستہ حکومت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ پولیس کی بھاری نفری نے ایف آئی اے کو گھیرے میں لے لیا۔ آفس کارکن دونوں کو کندھوں پر اٹھا کر مین گیٹ تک لائے۔

○ قومی اسمبلی کے اراکین کے خلاف مقدمات کے مسئلہ پر حکومت اور اپوزیشن کے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر کے چیمبر میں مذاکرات کے دوران وزیر قانون نے کہا کہ عدالتوں سے رجوع کریں مقدمات واپس نہیں ہوں گے۔ اپوزیشن نے بائیکاٹ کر دیا۔

○ کراچی میں عرس پر محفل سماع میں بم کا دھماکہ ہوا۔ موبائل پولیس پر بھی حملہ کیا گیا۔ دو پولیس اہلکاروں سمیت ۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بابا ولایت شاہ کے عرس پر صبح ۵ بجے قوالی کی محفل میں تخریب کار کے پیٹ پر بندھا ہوا بم پھٹ گیا پراسرار شخص کے چیتھڑے اڑ گئے ۱۰۔ افراد زخمی ہوئے۔

○ کراچی میں موبائل پولیس پر حملہ کے بعد تھانیدار سمیت ۶ پولیس والے فرار ہو گئے۔ دہشت گردوں نے دو۔ افراد کو اغوا کر کے ایک کو ہلاک کر دیا۔ دہشت گرد پولیس اہلکاروں کا اسلحہ بھی لے گئے۔ رینجرز اور پولیس نے لائنز ایریا اور اورنگی کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی شروع کر دی اس دوران مزید فائرنگ سے ایک اور پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ تاج محمد خان جمالی نے کہا ہے کہ نواز شریف بھی گوادر میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے انٹرنیشنل مارکیٹ میں گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلیاں نہ اپنی مدت پوری کر سکتی ہیں اور نہ انہیں پوری کرنی چاہئے۔ نئے انتخابات کے لئے نگران حکومت قائم کی جائے۔ اپوزیشن تحریک عدم اعتماد میں دیر نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک عدم اعتماد منظور ہونے کا ۹۰% امکان ہے۔ جونیجو لیگ کے کچھ ارکان بھی ساتھ دیں گے۔ انہوں نے اپوزیشن کو مشورہ دیا کہ وہ صدر سے نہ لڑے انہیں حکومت کی خامیوں سے آگاہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر معین قریشی امریکہ سے آ کر نگران وزیر اعظم بن سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں بن سکتا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مجھے اراکین اسمبلی کے خلاف مقدمات کا کوئی علم نہیں۔ وفاقی حکومت نے کوئی ہدایت نہیں دی۔ مخالفین دن رات میری حکومت ختم ہونے کے خواب دیکھتے ہیں مگر یہ روز بروز مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔

○ بہاولپور میں بینک ڈکیتی میں ۲۹ لاکھ روپے اور ۹ کلو سونا لوٹ لیا گیا۔ رات ۲ بجے نامعلوم افراد نے نیشنل بینک فرید گیٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گارڈ نے دروازہ کھولا تو دو افراد اس سے اسلحہ چھین کر لے گئے اور ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔ باقی تین نے گیس سلنڈر سے سٹرانگ روم کو کئی جگہ سے کاٹا اور اس کا دروازہ کھول کر نوٹ اور سونا بوریوں میں بھر لیا۔ واردات کا انکشاف اس وقت ہوا جب زونل چیف صبح نماز کے لئے باہر جانے لگے تو دروازہ باہر سے بند تھا۔

○ جی ٹی روڈ پر خانقاہ شریف کے مقام پر کاٹن فیکٹری اور پٹرول پمپ لوٹ لیا گیا۔ ایک راہ گیر سے بھی ۴۸ ہزار روپے لوٹ لئے گئے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن مل کر جمہوریت کی تکا بوٹی کر رہے ہیں اصل مسئلہ نفاذ اسلام نہیں بھوک ہے۔ بھوک کے خاتمے کے لئے انقلاب کی ضرورت ہے۔

○ لاہور میں تاجر کے گھر آگ لگنے سے ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن شیخ رشید نے الزام لگایا ہے کہ مجھے ۵ سال قید بامشقت دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ سیاسی وفاداری تبدیل کرنے کے عوض رہائی کی پیشکش کی گئی میرے انکار پر کہا گیا کہ بے شک وفاداری تبدیل نہ کروں مگر حکومت کی مخالفت چھوڑ دوں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔

○ اومان کے وزیر تجارت نے کہا ہے کہ سلطان قابوس نے ۱۰۰۔ ایکڑ اراضی کا تحفہ قبول کر لیا ہے۔ اومان پاکستان کے خلاف اڈے نہیں بننے دے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھی پانچ فروری کو مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ کل جماعتی کانفرنس میں پاکستان کی پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کی اپیل پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ مقدمات کا سلسلہ بند نہ ہوا تو اگلی کارروائی کا سوچیں گے۔ حکومت احمقوں کی جنت میں نہ رہے۔ پاکستان میں ۱۱۔ لاکھ غیر قانونی کلاشنکوف ہیں۔ شیخ رشید پر جعلی برآمدگی ڈالی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ کے ایک احتجاجی جلسے میں اعلان کیا گیا ہے ہم جلد جیل بھرو تحریک شروع کریں گے۔

○ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر روسی حکومت کے مزعومہ قبضے کے باوجود گروزنی پر روسی توپوں کی شدید گولہ باری جاری ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت فرشتوں کی نہیں۔ اچھے برے لوگ دونوں طرف ہیں۔ میں فضل الٰہی ضیاء الحق یا غلام اسحاق نہیں ہوں مجھے آئین کا پابند رہنا چاہئے جھٹکے نہیں مارنے چاہئیں۔

○ قاضی حسین احمد سمیت جماعت اسلامی اور پاسبان کے ۹۰ رہنماؤں اور کارکنوں کو مفرور قرار دے دیا گیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ذخیرہ اندوز سیدھے ہو جائیں ورنہ ہم کریں گے تو یہ چیخیں گے۔ رمضان المبارک میں تمام اضلاع کی انتظامیہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے ارکان سے مل کر مصنوعی مہنگائی کا قلع قمع کریں۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

ڈش انٹینا خوشخبری ڈش انٹینا
آئندہ مبارک دنوں میں خصوصی پیشکش
ایڈوانس بکنگ کیلئے
23 جنوری سے 23 فروری ۹۵ء تک
تشریف لائیں
قیمت میں خصوصی رعایت صرف ایک ماہ کیلئے ہوگی
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون پی پی — ۲۱۱۸۰۶

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3½ تا 7 بجے شام

شدید ناقابل برداشت درد
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے فی شیشی 20 روپے 24 گھنٹہ میں واپس
اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مبلغ ۱۰ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: (04524) 211283 / 771
فیکس 04524-212299

26/1
دار العلوم ربوہ
ساہیوال روڈ کے اوپر دو کنال رقبہ
برائے فروخت
عبدالمومن قریشی۔ عبدالحق قریشی
لاہور فون نمبرز 6662743
371912
380۔ سرفراز رفیقی روڈ
لاہور کینٹ